بادشاہی کے چار اصول

bādshāhī ke chār usūl

Four Principles of the Kingdom

by Bakhtullah

[Ao, Khud Dekh Lo 12]

(Urdu—Persian script)

© 2023 www.chashmamedia.org

published and printed by

Good Word, New Delhi

The title cover is a collage of Pexels https:
//pixabay.com/photos/abstract-backdrop-background-1850416/;
Rev. H. Martin
https://freebibleimages.org/illustrations/hm-feeding-5000/.

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:

askandanswer786@gmail.com

فہرست

بھائی چارا 4

کمی سے کثرت 6

سیاست بند 8

طوفان میں حفاظت 11

انجیل، یوحنا 6:1-21 13

جب عیسیٰ مسیح خوش خبری سنانے لگا تو وہ ہمیشہ اَن گنت لوگوں سے گِھرا رہتا تھا۔ اور کیا عجب۔ اُس کی باتیں انوکھی تھیں، اُس کے معجزے دیکھ کر لوگ ہکا بکا رہ جاتے تھے۔

- جلد ہی سوال اُٹھا کہ کیا یہ وہ نہیں ہے جو آنے والا ہے؟ کیا یہ وہ نہیں ہے جو دشمن کو ملک سے نکالے گا؟

عیسیٰ مسیح اُن کی سوچ بچار جانتا تھا۔ بے شک وہ بادشاہ تھا۔ لیکن اُس کی بادشاہی اِس دُنیا کی نہیں تھی۔ اُسے سیاسی باتوں سے سخت نفرت تھی۔

- لیکن اگر اُسے سیاسی باتیں پسند نہیں تھیں تو وہ کس قسم کی بادشاہی لانا چاہتا تھا؟

اِس کا جواب جلد ہی پتا چلے گا۔

ایک دن عیسیٰ مسیح اپنے شاگردوں کے ساتھ کشتی میں بیٹھ گیا۔ اُس نے اُنہیں ہدایت دی کہ جھیل کو پار کرو۔ کیونکہ خدمت کرتے کرتے سب کو آرام کی سخت ضرورت تھی۔ کنارے پر پہنچ کر وہ قریب کے پہاڑ پر چڑھ گئے۔

شاگردوں نے سکون کی سانس لی۔ واہ! اِتنے شور شرابہ کے بعد یہ کتنی پُرسکون جگہ تھی! کوئی آبادی نہیں تھی، بالکل ویران جگہ تھی۔ کوئی نہیں تھا جو اُنہیں اپنے سوالوں اور مِنتوں سے تنگ کرے۔

مگر یہ کیا تھا؟ اچانک دو چار لوگ دُور سے آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ چلو، کوئی بات نہیں۔ ایک یا دو لوگوں کو پتا چلا ہو گا کہ ہم یہاں آئے ہیں۔ یہ سوچ کر شاگردوں کو کچھ تسلّی ہوئی۔ لیکن پھر وہ چونک اُٹھے۔ پورے کا پورا سیلاب اُن پر ٹوٹ پڑا۔ جلد ہی جگہ کی شانتی کافور ہو گئی۔

◄ کیا ہوا تھا؟

لوگوں نے اندازہ لگایا تھا کہ کشتی کس طرف چل رہی ہے۔ تب وہ پیدل سے جھیل کے کنارے چلتے ہوئے اُن کے پیچھے ہو لئے تھے۔ اب وہ پہنچ گئے۔

◄ کیا عیسیٰ مسیح نے اُنہیں بھگایا؟ یا کیا وہ دوبارہ کشتی میں بیٹھ کر چلا گیا؟

نہیں۔ وہ بیٹھ کر اُنہیں خدا کا کلام سکھانے لگا۔

◄ کیوں؟

اُسے اُن پر ترس آیا۔ عیسیٰ مسیح کو ہمیشہ ہم پر ترس آتا ہے۔ اُسے پتا ہے کہ ہم اُس کے بغیر آوارہ بھیڑیں ہیں۔ کہ ہمیں اچھے چرواہے کی سخت ضرورت ہے۔

ہوتے ہوتے 5000 مرد پہنچ گئے۔ صرف مردوں کا ذکر ہے۔ اُن کے بال بچے بھی کافی تعداد میں ساتھ آئے ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ مل ملا کر بیس ہزار تک تھے۔

جلد ہی ایک مسئلہ معلوم ہوا۔ لوگ اِتنے جوش سے عیسیٰ مسیح کے پیچھے بھاگ آئے تھے کہ اُن کے پاس کھانا نہیں تھا۔

عیسیٰ مسیح ہر ایک کی فکر کرتا ہے۔ اُن کی تھکی ہاری حالت دیکھ کر اُس نے اپنے شاگرد فلپّس سے پوچھا، "ہم کہاں سے کھانا خریدیں تاکہ اُنہیں کھلائیں؟"

اُس کو معلوم تھا کہ کیا کرے گا۔ تو بھی اُس نے پوچھا۔

► کیوں؟

وہ شاگردوں کو اپنی بادشاہی کے بارے میں کچھ سکھانا چاہتا تھا۔

► کیا سکھانا چاہتا تھا؟

یہ کہ اِس بادشاہی کے کچھ اَن مٹ اصول ہوتے ہیں۔ پہلا اصول،

بھائی چارا

► کیا عیسیٰ مسیح نے فلپّس سے اِس لئے بات کی کہ وہ کھانے کا انتظام کروائے؟

نہیں۔ وہ چاہتا تھا کہ فلپّس خود سوچ لے کہ کیا کرنا ہے۔ کہ کھانا کہاں سے آئے گا۔ جگہ تو ویران تھی۔ آبادی تھی ہی نہیں جہاں سے کھانا ملے۔

بھائی چارا اِس سے شروع ہوتا ہے کہ ہم دوسروں کی فکر کریں۔عیسیٰ مسیح چاہتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کی اِس طرح فکر کریں جس طرح وہ کرتا ہے۔

اب فلپّس سچ مچ فکر کرنے لگا۔ اُس نے لوگوں کی تعداد گن کر جواب دیا، ”اگر ہر ایک کو صرف تھوڑا سا ملے تو بھی چاندی کے 200 سِکے کافی نہیں ہوں گے۔“

مزدور کو دن میں چاندی کا ایک سکہ ملتا تھا۔ 200 دن میں وہ اِتنے پیسے کما سکتا تھا کہ اِن لوگوں کو تھوڑا بہت مل جائے۔

اب دوسرے شاگرد بھی فکرمند ہوئے۔ وہ پتا کرنے لگے کہ کیا کسی کے پاس کھانا ہے؟ مگر کسی کے پاس کھانا نہ تھا۔ آخرکار ایک شاگرد بنام اندریاس آیا اور کہا، ”یہاں ایک لڑکا ہے جس کے پاس جَو کی پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں۔ مگر اِتنے لوگوں میں یہ کیا ہیں!“

بھائی چارے کی جھلک۔
آسمان کی بادشاہی کا دوسرا اصول،

کمی سے کثرت

عیسیٰ مسیح کا پوچھنے کا مقصد پورا ہو گیا تھا۔ شاگردوں میں فکرمندی کی روح آ گئی تھی۔ اب عیسیٰ مسیح ایک اَور بات سکھانا چاہتا ہے۔

◄ وہ کیا ہے؟

یہ کہ آسمان کی بادشاہی میں کمی کثرت میں بدل جاتی ہے۔ ایسی کثرت جو سب کے لئے کافی ہو۔

اُس نے فرمایا، "لوگوں کو بٹھا دو۔"

سب کو بٹھا دیا گیا تو عیسیٰ مسیح نے شکرگزاری کی دعا کی۔ پھر اُس نے روٹی اور مچھلیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُنہیں شاگردوں کے سپرد کئے۔ شاگرد یہ ٹکڑے بانٹنے میں جُٹ گئے۔ لیکن یہ کیا تھا؟ شاگرد تقسیم کرتے گئے مگر کھانا ختم نہ ہوا۔ لوگ نہ صرف جی بھر کر کھا سکے بلکہ کھانا

بچ بھی گیا۔ بچے ہوئے کھانے کے 12 ٹوکرے بھر گئے—ہر شاگرد کے لئے ایک۔

جس لڑکے نے کھانا دیا تھا اُس کے پاس تھوڑا ہی تھا۔ لیکن عیسیٰ مسیح نے یہ لے کر کثرت کا کھانا مہیا کیا۔ جو تھوڑا بہت ہمارے پاس ہے عیسیٰ مسیح اُسے اِتنا بڑھا سکتا ہے کہ سب سیر ہو جائیں۔

لڑکا یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ مجھے چھوڑ دو۔ یہ بس میرے لئے کافی ہے۔ مَیں اپنا کھانا خود کھاؤں گا۔ لیکن جب اُس نے اپنی نعمت عیسیٰ مسیح کے سپرد کی تو بے شمار لوگوں کو برکت ملی۔

آسمان کی بادشاہی میں جب ہم اپنا تھوڑا بہت مال عیسیٰ مسیح کو سونپ دیں تو سب کو برکت ملتی ہے۔ تب کمی کثرت میں بدل جاتی ہے۔

◄ **کیا آپ چاہتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح آپ کی کمی کو کثرت میں بدل دے؟**

پھر اُسے عیسیٰ مسیح کے سپرد کریں۔

آسمان کی بادشاہی کا تیسرا اصول،

سیاست بند

جہاں آسمان کی بادشاہی ہوتی ہے وہاں سیاست بند ہو جاتی ہے۔

جب لوگوں نے یہ معجزہ دیکھا تو وہ ایک دوسرے سے پھسپھسانے لگے۔

► کیا پھسپھسانے لگے؟

یہ کہ "یقیناً یہ وہی نبی ہے جسے دنیا میں آنا تھا۔"

► کیا مطلب؟ کونسا نبی؟

موسیٰ نبی نے پیش گوئی کی تھی کہ ایک وقت آئے گا جب

> رب تیرا خدا تیرے واسطے تیرے بھائیوں میں سے مجھ جیسے نبی کو برپا کرے گا۔ (توریت، استثنا 18:15)

لوگ سمجھ گئے کہ عیسیٰ مسیح یہی نبی ہے۔ کہ وہ آنے والا المسیح ہے۔ کہ یہ ہمارا بادشاہ بنے گا۔ معجزے کو دیکھ کر وہ اِتنے جوش میں آئے کہ وہیں کے وہیں اُسے بادشاہ بنانا چاہتے تھے۔ آپ خود اندازہ لگائیں: 5000 مرد کیا کچھ نہیں کر پاتے جب وہ مل کر کام کریں۔ ساتھ ایسا بادشاہ ہو۔

لیکن عیسیٰ مسیح کو معلوم ہوا کہ وہ آ کر اُسے زبردستی بادشاہ بنانا چاہتے ہیں۔

► کیا اُس نے اُن کی عزت و احترام قبول کی؟

نہیں۔ اُس کو اُن کی اِس سوچ سے نفرت تھی۔ لوگ بس سیاسی سوچ رکھتے تھے۔ وہ اُس سے دُنیاوی فائدہ اُٹھانا چاہتے تھے۔ لیکن عیسیٰ مسیح اِس دُنیا کی عام بادشاہی قائم کرنے نہیں آیا تھا۔ وہ آسمان کی بادشاہی لانے کو آیا تھا۔

► آسمان کی یہ بادشاہی کیا ہے؟

یہ ایک روحانی، ایک اندرونی بادشاہی ہے۔ یہ بادشاہی دلوں میں راج کرتی ہے۔ یہ سخت اور سیاسی دلوں کو نرم کرنا چاہتی ہے—خدا کی باتوں کے لئے نرم، ایک دوسرے کے لئے نرم۔ یہ ہمیں آسمان کے شہری بنانا چاہتی ہے۔

► عیسیٰ مسیح نے کیا کِیا جب لوگ یوں سوچنے لگے؟

وہ ایک دم اُن سے الگ ہو کر اکیلا ہی پہاڑ پر چڑھ گیا۔

آج بھی بہت سے لوگ عیسیٰ مسیح کو اپنے کاموں کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اُسے اپنا بادشاہ بنا کر دُنیاوی فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں۔ یوں وہ بادشاہ کو غلام بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن یقین کرو: جب لوگ عیسیٰ مسیح کو اپنے مقصدوں کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں تب وہ اوجھل ہو جاتا ہے۔ وہ صرف اُس وقت حاضر ہوتا ہے جب ہمارے دل اُس کے روحانی کام کے لئے کُھلے ہوں۔ جب ہم مان جائیں کہ وہ آسمان کا بادشاہ ہے۔

◄ شاگردوں کے ساتھ کیا ہوا؟

عیسیٰ مسیح نے اُنہیں ایک دم کشتی میں بٹھا کر جھیل کے پار بھیج دیا۔

◄ کیوں؟

اِس لئے کہ وہ بھی سیاسی باتوں میں اُلجھ نہ جائیں۔

آسمان کی بادشاہی کا چوتھا اصول،

طوفان میں حفاظت

اندھیرا چھا گیا اور عیسیٰ مسیح اب تک پہاڑ پر تھا۔ ایک دم تیز ہَوا کشتی پر ٹوٹ پڑی۔ بڑی بڑی لہریں کشتی سے ٹکرانے لگیں۔ کشتی چھوٹے کھلونے کی طرح اِدھر اُدھر ڈگمگانے لگی۔ یہ دیکھ کر شاگرد کشتی کو جلد از جلد اگلے کنارے تک لے جانے میں جُٹ گئے۔ کشتی کو کھیتے کھیتے وہ چار یا پانچ کلو میٹر کا سفر طے کر چکے تھے کہ اچانک چیخ اُٹھے۔ اندھیرے میں ایک شکل پانی پر چلتی ہوئی نظر آئی۔

◄ کیا یہ کوئی بھوت تھا جو اُن کو برباد کرنے آ رہا تھا؟

وہ دہشت سے پانی پانی ہو گئے۔

تب عیسیٰ مسیح کی آواز سنائی دی، "مَیں ہی ہوں۔ خوف نہ کرو۔"

◄ کیا ہو رہا تھا؟

وہ پانی پر چلتے ہوئے اُن کے پاس آ رہا تھا۔ وہ پانی پر یوں چل رہا تھا جس طرح ہم ٹھوس زمین پر چلتے ہیں۔ کبھی وہ پانی کے پہاڑوں پر چڑھتا نظر آتا کبھی پانی کی وادیوں میں اوجھل ہو جاتا تھا۔ آخر کار

وہ کشتی کے پاس پہنچ گیا۔ شاگرد اُسے کشتی میں بٹھانے کو تھے کہ کشتی اُس جگہ پہنچ گئی جہاں وہ جانا چاہتے تھے۔

یہ کیسی بات ہے۔ لوگ عیسیٰ مسیح کو بادشاہ بنانا چاہتے تھے جبکہ اُسے پانی اور ہَوا پر پورا اختیار تھا۔ اِس لئے آؤ، ہم اُس پر ایمان رکھیں تاکہ روزمرہ کی زندگی میں اُس کی حفاظت پائیں۔ جب طوفان ہم پر ٹوٹ پڑے تو ہم مدد کے لئے اُسے پکاریں۔ جب پانی کے پہاڑ ہم سے ٹکرائیں تو اُس کی قربت میں محفوظ رہیں۔

◄ **یوں شاگردوں نے ایک ہی دن میں بہت کچھ سیکھ لیا تھا:**

بھائی چارا۔ آسمان کی بادشاہی میں ہم سب بھائی بہن ہیں۔ جس طرح عیسیٰ مسیح ہماری فکر کرتا ہے اُسی طرح ہمیں ایک دوسرے کی فکر کرنی ہے۔

کمی سے کثرت۔ اِس بادشاہی میں جو تھوڑا بہت میرے پاس ہے وہ سب کے لئے برکت کا باعث بن جاتا ہے۔

سیاست بند۔ جہاں آسمان کی بادشاہی ہے وہاں سیاست بند ہو جاتی ہے۔

طوفان میں حفاظت۔ ہمارے آقا کو ہَوا اور پانی پر اختیار ہے۔ اِس لئے جب زندگی کے طوفان ہمیں جھنجھوڑتے ہیں تو ہمیں اُسی کے قدموں میں حفاظت ملتی ہے۔

انجیل، یوحنا 6:1-21

اِس کے بعد عیسیٰ نے گلیل کی جھیل کو پار کیا۔ (جھیل کا دوسرا نام تبریاس تھا۔) ایک بڑا ہجوم اُس کے پیچھے لگ گیا تھا، کیونکہ اُس نے الٰہی نشان دکھا کر مریضوں کو شفا دی تھی اور لوگوں نے اِس کا مشاہدہ کیا تھا۔ پھر عیسیٰ پہاڑ پر چڑھ کر اپنے شاگردوں کے ساتھ بیٹھ گیا۔ (یہودی عیدِ فسح قریب آ گئی تھی۔) وہاں بیٹھے عیسیٰ نے اپنی نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ ایک بڑا ہجوم پہنچ رہا ہے۔ اُس نے فلِپّس سے پوچھا، "ہم کہاں سے کھانا خریدیں تاکہ اُنہیں کھلائیں؟" (یہ اُس نے فلِپّس کو آزمانے کے لئے کہا۔ خود تو وہ جانتا تھا کہ کیا کرے گا۔)

فلپّس نے جواب دیا، "اگر ہر ایک کو صرف تھوڑا سا ملے تو بھی چاندی کے 200 سِکے کافی نہیں ہوں گے۔"

پھر شمعون پطرس کا بھائی اندریاس بول اُٹھا، "یہاں ایک لڑکا ہے جس کے پاس جَو کی پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں۔ مگر اِتنے لوگوں میں یہ کیا ہیں!"

عیسیٰ نے کہا، "لوگوں کو بٹھا دو۔" اُس جگہ بہت گھاس تھی۔ چنانچہ سب بیٹھ گئے۔ (صرف مردوں کی تعداد 5,000 تھی۔) عیسیٰ نے روٹیاں لے کر شکرگزاری کی دعا کی اور اُنہیں بیٹھے ہوئے لوگوں میں تقسیم کروایا۔ یہی کچھ اُس نے مچھلیوں کے ساتھ بھی کیا۔ اور سب نے جی بھر کر روٹی کھائی۔ جب سب سیر ہو گئے تو عیسیٰ نے شاگردوں کو بتایا، "اب بچے ہوئے ٹکڑے جمع کرو تاکہ کچھ ضائع نہ ہو جائے۔" جب اُنہوں نے بچا ہوا کھانا اکٹھا کیا تو جَو کی پانچ روٹیوں کے ٹکڑوں سے بارہ ٹوکرے بھر گئے۔

جب لوگوں نے عیسیٰ کو یہ الٰہی نشان دکھاتے دیکھا تو اُنھوں نے کہا، "یقیناً یہ وہی نبی ہے جسے دنیا میں آنا تھا۔" عیسیٰ کو معلوم ہوا کہ وہ آ کر اُسے زبردستی بادشاہ بنانا چاہتے ہیں، اِس لئے وہ دوبارہ اُن سے الگ ہو کر اکیلا ہی کسی پہاڑ پر چڑھ گیا۔

شام کو شاگرد جھیل کے پاس گئے اور کشتی پر سوار ہو کر جھیل کے پار شہر کفرنحوم کے لئے روانہ ہوئے۔ اندھیرا ہو چکا تھا اور عیسیٰ اب تک اُن کے پاس واپس نہیں آیا تھا۔ تیز ہَوا کے باعث جھیل میں لہریں اُٹھنے لگیں۔ کشتی کو کھیتے کھیتے شاگرد چار یا پانچ کلو میٹر کا سفر طے کر چکے تھے کہ اچانک عیسیٰ نظر آیا۔ وہ پانی پر چلتا ہوا کشتی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ شاگرد دہشت زدہ ہو گئے۔ لیکن اُس نے اُن سے کہا، "مَیں ہی ہوں۔ خوف نہ کرو۔" وہ اُسے کشتی میں بٹھانے پر آمادہ ہوئے۔ اور کشتی اُسی لمحے اُس جگہ پہنچ گئی جہاں وہ جانا چاہتے تھے۔